مولوی محمد فیروز الدین ڈسکوی اور مطالعہ مسیحیت-ایک تجزیہ

*محمد ریاض محمود

After 1857, having occupied the sub- continent, the British left no stone unturned to weaken the Muslims socially, politically and religiously. They were fully alive to the dedication and devotion of the Muslims of the sub-continent to their religion. So they considered Islam threat to them and made a plan against it. Priests were invited from France, Germany and Great Britian to publish books based on prejudice against Islam, the Prophet of Islam P.B.U.H and the Quran. Christian preachers not only used their all energies in highlighting the qualities of their religion, but they moved heaven and earth to condemn Islam, Islamic teachings and culture. They challenged the Muslim scholars open debate of the sub-continent. Many personalities whose height of thinking was conviable were born. The Christian priests were badly defeated by these learned personalities. The Muslim scholars produced such religious literature as not only finished doubts created by christian priests but also criticised the drawbacks of the modern western thought and philosophy.The biographies of these outstanding figures of the sub- continent who served greatly for the revival of the Islamic thinking and Muslim identification are very important. Their study and analysis about christianity is extremely useful and necessary. To meet this scholarly need this article has been presented.

تجارت کی غرض سے برصغیر میں داخل ہونے والے انگریزوں نے مغل حکمرانوں کی نا اہلی اور کمزوری سے فائدہ اٹھا کر 1857ء میں اقتدار پر قبضہ کرلیا۔اس سیاسی غلبہ کو مستحکم کرنے کے لیے انہوں نے علم وفکر خصوصاً مذہب کے میدان میں بہت سے اقدامات کیے۔انہوں نے حکومت چونکہ مسلمانوں سے چھینی تھی اس لیے وہ اپنے اقتدار کے لیے سب سے بڑا خطرہ بھی مسلمانوں ہی کو خیال کرتے تھے،انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی میں اگرچہ تمام اقوام نے رنگ،نسل اور مذہب کے امتیازات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حصہ لیا،لیکن انگریزوں نے اس مہم جوئی کا اصل ذمہ دار صرف مسلمانوں کو قرار دیا۔اس پس منظر میں انگریزوں نے مسلمانوں کو سیاسی، سماجی اور مذہبی حوالے سے کمزور کرنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا۔انہوں نے مسلمانان ہند کی اپنے دین ومذہب سے گہری وابستگی کو اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے اسلام کے خلاف باقاعدہ

*لیکچرر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج،سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

منصوبہ بندی کی۔انگریز حکومت کی حوصلہ افزائی نے مسیحی منادوں کے لیے ہندوستان کے دروازے کھول دیئے۔فرانس، جرمنی اور برطانیہ سے دھڑا دھڑ پادریوں نے ہندوستان کا رخ کیا۔مسیحیت کی ترویج و اشاعت کے لیے متعدد حربے استعمال کئے گئے۔مسلم اوقاف کا خاتمہ، قانون وراثت میں تبدیلی، تعلیمی اداروں میں عربی، فارسی اور اردو زبانوں کی جگہ انگریزی کی ترویج کے علاوہ اسلام، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کے خلاف مبنی بر تعصب اور معاندانہ و مناظرانہ کتب کی بھرپور اشاعت کی گئی۔مسیحی مبلغین نے اپنے مذہب کی خوبیوں کے بیان پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اسلامی تعلیمات اور مسلم تہذیب وتمدن کی مذمت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔اگرچہ عیسائیوں کی اسلام کے خلاف معاندانہ سرگرمیاں عہد رسالت سے جاری تھیں اور عہد بنوامیہ و بنوعباس میں ان میں بڑی تیزی آئی مگر برصغیر میں یہ کام بڑی تنظیم اور منصوبہ بندی سے کیا گیا۔انگریز حکومت کی سرپرستی میں مسیحی مبلغین تمام اخلاقی حدود پار کر گئے۔ابتدائی ایام میں ان کی سرگرمیاں محدود اور برائے نام تھیں مگر 1857ء میں مکمل سیاسی غلبہ کے بعد عیسائیوں نے ایک بھرپور تحریک شروع کر دی۔ بازاروں اور گلی کوچوں میں کھڑے ہو کر وعظوں اور پمفلٹوں کی تقسیم کے ذریعے بڑی دلیری کے ساتھ اسلام، پیغمبر اسلامؐ اور شعائر اسلام پر تنقید کرنا شروع کر دی اور ان کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ویسے تو ان کاروائیوں سے ہندوستان کے تمام مذاہب خطرے میں تھے مگر اسلام خصوصی طور پر ان کی زد میں تھا۔عیسائی مبلغین دولت اور جائیداد کا لالچ دے کر کئی ہندوستانیوں کو عیسائی بنا چکے تھے۔ہندوستان میں قحط کے دوران یتیم ہو جانے والے بچوں کو بھی عیسائی اپنی سرپرستی میں لے کر مسیحی مجاہد بنا لیتے تھے۔اس مشن کی تکمیل کے لئے انہوں نے انسداد غلامی کا قانون بنا کر اس کا سہارا لیا۔معروف مسیحی مؤرخ ایس۔کے۔داس اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے:

"1838ء میں ایک قحط پڑا، ان میں یتیموں اور بچوں کو جن کے سرپرست ان کی کفالت کرنے کے قابل نہیں تھے مسیحی منادوں کے حوالے کر دیا گیا، جو ہندو اور مسلمان اپنے ہم مذہب بچوں کی کفالت کرنا چاہتے تھے ان کو اجازت نہیں دی گئی۔سرسید احمد خاں کو بھی وہ بچے جن کی وہ پرورش کر رہے تھے مسیحی منادوں کے حوالے کرنا پڑے"۔(1)

عیسائی مشنریوں نے خواتین مشنریوں سے بھی کام لینا شروع کر دیا تھا۔یہ خواتین مسلم خواتین کو مختلف قسم کے جھانسے دے کر مذہب تبدیل کرنے کی جانب راغب کرتیں۔مشن کے زنانہ مدارس جگہ جگہ کھولے گئے۔مشن کی عورتیں، عام عورتوں اور بچوں کو باجا بجا کر، گانا سنا کر اور پرکشش تصاویر دکھا کر اسلام سے بدظن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرتیں۔مسیحی حلقوں میں ان دنوں یہ گیت عام تھا:

عیسیٰ عیسیٰ بول

تیرا کیا لگے گا مول (2)

اسلام کے خلاف مسیحیوں کی ان سماجی سرگرمیوں کے علاوہ انگریز حکومت نے اسلام مخالف مذہبی لٹریچر بھی تخلیق کرایا۔مسلمانوں کے خلاف مناظرانہ کتب کا سلسلہ شروع کیا گیا نیز اخبارات ورسائل کے ذریعے مذہبی اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کیا گیا۔مذہبی منافرت پھیلانے والے اور مناظرانہ سرگرمیوں کو بام عروج تک پہنچانے والے ان غیرملکی اور مقامی پادریوں کو شمار کرنا خاصا مشکل کام ہے۔تاہم اس ضمن میں پادری سی۔ جی۔فانڈر(م 1865ء)،ماسٹر رام چندر(م 1880ء)،بشپ ٹامسن والپی فرنچ(م 1891ء)،پادری چارلس ولیم فورمین(م 1894ء)،پادری صفدر علی(م 1899ء)،پادری رابرٹ کلارک(م 1900ء)،پادری عمادالدین پانی پتی(م 1900ء)،پادری جی۔ایل۔ٹھاکرداس (م 1910ء)،بشپ جارج ایلفر ڈلیفرائے (م 1919ء)،پادری سلطان محمد پال(م 1958ء)اور پادری برکت اللہ آرچڈیکن(م 1960ء)کے نام بڑے اہم ہیں۔

ان مسیحی مبلغین ومناظرین نے اسلام اور پیغمبر اسلامؐ پر جو اشتعال انگیز اعتراضات کئے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کلام الٰہی نہیں کیونکہ اس کے مطالب سابقہ کتب سماوی کے خلاف ہیں۔قرآن،تورات وزبور سے سرقہ ہے۔حضرت محمدؐ کے پاس حضرت عیسیٰؑ کی طرح کوئی قابل ذکر معجزہ نہیں تھا اس لئے وہ نبی نہیں۔سابقہ کتب سماوی میں رسالت محمدیؐ کی پیشین گوئی نہیں ہے۔قرآن تحریف شدہ ہے۔اس کے مقابلے میں تورات وانجیل غیر محرف ہیں۔اسلام جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے۔قرآن کی آیات میں متضاد احکامات ہیں۔قرآن میں گناہ کی معافی کا وسیلہ نہیں بتایا گیا۔اسلام تلوار کے ذریعے پھیلا۔حضرت محمدؐ پر وحی نہیں آتی تھی۔آپؐ صرع کی بیماری میں مبتلا تھے اور اس عالم میں جو کچھ زبان سے نکالتے اسے وحی کا نام دیتے۔حضورؐ نے حضرت ماریہ قبطیہ سے مقاربت کی۔حضرت محمدؐ نے امت کے لئے چار نکاح جائز رکھے اور خود چار سے زائد کئے۔اسلام میں عقل کو دخل دینا کفر ہے۔فرشتوں کا ہر کام میں معاون اور مددگار ہونا خدا کو محدود اور محتاج ثابت کرتا ہے۔حضرت محمدؐ نے اپنی بہو سے نکاح کیا۔حضرت محمدؐ نے حضرت عائشہؓ سے کم سنی میں نکاح کیا۔اسلام کے بہتّر فرقوں میں سے ایک کا ناجی ہونا اسلام کو مشکوک بنادیتا ہے۔اسلام میں شفاعت کا تصور انصاف کے منافی ہے۔خدا نے لوگوں کو قسمیں کھانے سے منع کیا ہے اور خود قرآن میں کئی چیزوں کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قسمیں کھائی ہیں۔قرآن مجید ایک ہی بار کیوں نہ نازل ہو گیا؟ آنحضرتؐ نے بتوں کی تعریف فرمائی ہے۔ آنحضرتؐ اپنی مرضی سے قرآن کی آیات گھڑ لیتے۔شیطان کو گمراہ کرنے کی آزادی دینا،انسانوں کے ساتھ دشمنی کا عکاس ہے۔ان بے ہودہ اور گمراہ کن الزامات کے لگانے کا بنیادی ہدف یہ تھا کہ مسلمان اپنے مذہب کو خیر باد کہہ کر مسیحیت میں داخل ہو جائیں،یا کم از کم وہ راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے دعویٰ ہی سے دست بردار ہو جائیں۔مسیحی پادری مسلم علماء کو سر عام مناظروں کی دعوت دیتے۔چنانچہ انہوں نے نہ صرف تقریری مناظروں کی صورت میں بلکہ تحریری مناقشوں کی صورت میں بھی مختلف اسلامی موضوعات پر مسلم علماء کو چیلنج کیا۔اسی دور میں مسلمانوں میں متعدد ایسی شخصیات پیدا ہوئیں جن کی فکری بلندی قابل رشک تھی۔ان اساطین علم کی علمی تگ وتاز کے سامنے عیسائی پادری بری طرح پٹ کر رہ گئے۔مسلم علماء نے ایسا مذہبی ادب تخلیق کیا جس نے اسلام کے بارے میں مسیحی پادریوں کے پھیلائے ہوئے شکوک وشبہات کے اثرات کا نہ صرف خاتمہ کیا بلکہ جدید مغربی فکر وفلسفہ کی خامیوں کو بھی ہدف تنقید بنا کر اس کی کمزوریوں کو عیاں کیا۔ان علماء میں سید آل حسن موہانی (م 1872ء)، ڈاکٹر محمد وزیر خان (م 1873ء)، سید امیر حسن سہسوانی (م 1874ء)،مولانا محمد قاسم نانوتوی (م 1880ء)،مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م 1891ء)، حافظ ولی اللہ لاہوری (م 1891ء)، مولوی چراغ علی (م 1895ء)، سر سید احمد خان (م 1898ء)، مولانا عنایت رسول چریاکوٹی (م 1901ء)،سید ابوالمنصور ناصرالدین دہلوی (م 1903ء)،مولوی فیروزالدین ڈسکوی (م 1907ء)، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (م 1912ء)،مولانا عبدالحق حقانی (م 1917ء)، سید محمد علی مونگیری (م 1927ء)،قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م 1930ء)،مولانا انور شاہ کاشمیری (1933ء)،مولانا اشرف الحق دہلوی (م 1936ء)،قاری محمد طیب (م 1938ء)،مولانا ثناء اللہ امرتسری (م 1948ء)، خواجہ حسن نظامی (م 1955ء)،مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م 1956ء) اور مولانا محمد ادریس کاندہلوی (م 1974ء) کے نام بڑے قابل ذکر ہیں۔فکر اسلامی کے احیاء اور مسلم تشخص کے تحفظ کے لیے عظیم خدمات انجام دینے والے برصغیر کے ان سرفروش علماء کے احوال وآثار اور ان کے مطالعہ مسیحیت کا تجزیہ نہایت مفید وضروری ہے۔اسی علمی وفکری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے مضمون ہذا کے لیے ''مولوی فیروزالدین ڈسکوی اور مطالعہ مسیحیت: ایک تجزیہ'' کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔

مولوی محمد فیروزالدین ڈسکوی (1864-1907ء) بیک وقت مفسر قرآن،مناظر،لغت نویس،سیرت وسوانح نگار،معلم،مذہبی عالم اور اردو اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے۔البتہ آپ کی عوامی شہرت ایک مناظر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلام کی حیثیت سے تھی۔ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں درج ہے:

''انہوں نے آریہ سماجیوں اور عیسائیوں کے خلاف مناظرے میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ بہت بڑے عالم تھے اور فن مناظرہ میں جواب نہیں رکھتے تھے۔''(3)

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی اسلام و اہل اسلام کے خلاف سازشوں اور ان کے جواب میں علمائے اسلام کی ایمان افروز جدوجہد کی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے ہندوستانی ادیب، مؤرخ اور صحافی مولانا امداد صابری نے اپنی معروف کتاب "فرنگیوں کا جال" میں "مجاہدینِ ردِّ نصاریٰ کے حالات زندگی" کے عنوان کے تحت جن علماء اسلام کا ذکر کیا ہے ان میں مولوی محمد فیروز الدین ڈسکوی بھی شامل ہیں۔ مولانا ڈسکوی کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:

" آپ شاعر بھی ہیں اور فیروز تخلص رکھتے ہیں۔ آپ سیالکوٹ کے ڈسٹرکٹ اسکول کے صدر مدرس بھی رہے ہیں۔ آپ نے پادری عماد الدین کے ان ناپاک خیالات اور فاسد الزامات کا جس کا نام انہوں نے تواریخ محمدی رکھا ہے جواب دیا ہے۔ یہ جواب عام طور پر غیر قوموں کے مصنفین کی کتابوں سے جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام 'فضائل الاسلام فی ذکر خیر الانام المعروف بتاریخ محمدی' ہے"۔(4)

آپ مناظرانہ سرگرمیوں میں بڑی بے باکی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے۔ 1897ء میں ''ایک سچے آریہ کی مناجات'' کے نام سے آپ نے کتاب تحریر کی، ردعمل میں آریاؤں نے آپ کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ آپ ان سے مرعوب ہونے کے بجائے، اپنے خیالات پر مزید سختی سے ڈٹ گئے اور ''ضمیمہ آریہ مت کی عکسی تصویر'' تحریر کر کے اپنی حق پسندی اور بے خوفی کا اظہار کیا۔ لکھتے ہیں:

''میں سمجھتا ہوں کہ سچ ہر ایک کو برا معلوم ہوتا ہے اور اس سچ کی وجہ سے تم میرے دشمن ہو جاؤ گے، لیکن کیا انسان سچ کے واسطے کسی کی عداوت کا خیال کرے؟ یا کسی کی خوشامد کرے؟ کیا صرف سچ بولنے کی وجہ سے میں تمھارا دشمن ہو گیا اور مشفقانہ نصیحت کے سبب عدو؟ میں نہایت جرات اور دلیری سے علانیہ کہتا ہوں کہ تم سب کے مذہب بالکل باطل اور طفلانہ خیالات کے ہیں اور اسلام سراپا حق اور صداقتوں سے بھرا ہوا ہے۔''(5)

آپ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سرگرم رکن تھے، اکثر انجمن کے جلسوں میں شرکت کرتے، بعض اوقات ان جلسوں میں خطاب بھی کیا کرتے۔ جنوری 1890ء میں آپ نے '' آریہ کے چند اعتراض اور ان کا جواب'' کے موضوع پر لیکچر دیا۔(6) یہ لیکچر انجمن کے رسالے میں بھی شائع ہوا۔ انجمن کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

گیارہویں سالانہ جلسے، منعقدہ فروری 1896ء میں خطاب کے لئے آپ نے "اسرارالتنزیل" کے موضوع پر ایک مقالہ تحریر کیا، کسی وجہ سے آپ جلسہ میں شرکت نہ کر سکے، بعد ازاں انجمن نے یہ مقالہ کتابی صورت میں شائع کیا۔(7) مولوی صاحب انجمن کے جلسوں میں نظمیں بھی پڑھا کرتے تھے۔ مئی 1894ء میں انہوں نے نظم "مسدس اصلاح قوم کی تحریک" جلسے میں سنائی۔ نظم کے چھتیس بند تھے۔ نظم جون 1894ء کے شمارے میں شائع بھی ہوئی۔(8) انجمن کے تیسرے سالانہ جلسے منعقدہ، 24 تا 27 فروری 1888ء ، میں بھی انہوں نے ایک نظم سنائی، جس کا پہلا بند یہ تھا:

کیوں نہ ہو آج گلستاں شاداب ہوں نہ گلہائے بوستاں شاداب
کیوں نہ ہو گلشن جہاں شاداب ہو نہ فرحت سے باغباں شاداب
جلسہ ہے انجمن کا سالانہ
دور ہے اس چمن کا سالانہ (9)

آپ انجمن کی لائبریری میں اپنی تصانیف تحفۃً ارسال کیا کرتے تھے۔ مختلف اوقات میں آپ نے جو کتب ارسال کیں ان میں مناجات فیروزی، نماز اور اس کی حقیقت، تاریخ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، دعائے گنج العرش، عشرہ کاملہ اور تفسیر فیروزی اہم ہیں۔ انجمن کے تحت چلنے والے مدرسۃ المسلمین کی نصابی تصانیف، "اردو کی تیسری کتاب" کی فرہنگ اور "تدریب الطلاب" کا آپ نے اردو ترجمہ کیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ تمام نصابی کتب کا ترجمہ کیا جائے، لیکن پروفیسر اصغر علی روحی نے آپ کو ایسا کرنے سے باز رکھا۔ آپ نے انجمن کے تحت چھپنے والی کتب پر نظر ثانی بھی کی۔ انجمن کے ماہانہ رسالے میں آپ کی کتب پر تبصرہ بھی شائع ہوتا تھا۔(10)

مولوی فیروزالدین ڈسکوی کی مذہبی مطالعات سے گہری دلچسپی کا اندازہ ان کے حلقہ احباب سے ہوتا ہے جس میں حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، حکیم میر حسام الدین سیالکوٹی ، استاذ اقبال علامہ سید میر حسن، مولانا اصغر علی روحی، منشی گلاب سنگھ، منشی کریم بخش، سید الفت حسین شکارپوری، مولانا غلام حسن ساہووالیہ، مولانا ابوالمنصور ناصرالدین وفا دہلوی، مولوی ابوحسن رحمت واعظ اور مولوی علی محمد کے نام اہم ہیں۔ اپنے عہد کے ان علماء و ادباء سے آپ کی مصاحبت رہتی تھی، مذہبی کتب کا تبادلہ بھی ہوتا رہتا تھا۔ تصنیفی کام میں مشاورت و رہنمائی میں بھی عار محسوس نہ کی جاتی تھی۔ اس اخذ و استفادہ کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد، علامہ سید میر حسن نے آپ سے مستعار لی ہوئی کتب ڈسکہ، آپ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے آبائی گھر بھجوادی تھیں۔(11) علاوہ ازیں یہ بھی شواہد ملے ہیں کہ مولوی فیروزالدین ڈسکوی نے جب عربی لغات فیروزی تالیف کی، تو علامہ سید میر حسن نے آپ کو مفید مشوروں سے نوازا۔(12) علماء برصغیر کے ساتھ قرب اور وابستگی کا اندازہ مولوی صاحب کے اس مرثیہ سے ہوتا ہے جو انہوں نے مطالعہ مسیحیت سے گہری دلچسپی رکھنے والے معروف مسلم مناظر مولانا ابو المنصور وفا دہلوی کی وفات پر لکھا۔ مرثیہ کے ابتدائی تین اشعار ملاحظہ ہوں:

وہ امام فن کہ جس پر فخر تھا اسلام کو
حیف! اس دار فناہ سے وہ بھی رحلت کرگیا
وہ ابوالمنصور جو منصور تھا جگ میں مدام
ناصر برحق نے کی اس کو عطا نصرت سدا
اہل ایماں کو سدا دیتا بشارت اور "نوید"
تھالٹا تادین کی دولت جہاں میں دائما(13)

آپ نے مختلف مذہبی موضوعات پر بہت سی کتب نثری وشعری انداز میں تصنیف کیں۔ مطالعہ مسیحیت کے حوالے سے آپ کی درج ذیل کتب اہم ہیں۔

1- الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد
2- عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ
3- تقدیس الرسول عن طعن المجہول
4- عصمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرک الجلی
5- دفع طعن نکاح زینبؓ
6- ایک سچے مسیحی کی مناجات
7- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حالات
8- اسرار التنزیل
9- فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام

1- الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد

176 صفحات پر مشتمل اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ، صفحہ نمبر 104 تک جبکہ دوسرا حصہ صفحہ نمبر 105 سے 176 تک ہے۔ کتاب کا سائز 18 / 20X 30 ہے۔ پہلا ایڈیشن منشی کریم بخش نے مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1311ھ/1893ء میں شائع کیا۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی صفات قرآن مجید خصوصاً سورۃ اخلاص کی روشنی میں بیان کر کے عیسائیوں کے تصور خدا اور عقیدہ تثلیث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مروجہ عیسائیت کے عقائد کو خلاف عقل اور خود تراشیدہ قرار دیا گیا ہے۔ مصنف کے طرز استدلال کا ایک نمونہ ملا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حظہ ہو:

''مسیح اگر خدا کا بیٹا ہے تو ازلی نہیں۔ جو ازلی ہے تو خدا کا بیٹا نہیں۔ یہ دونوں صفات متضاد وجود واحد میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ مسیح اگر خدا کا بیٹا ہے تو ازلی نہ ہونے کی وجہ سے خدائی کے لائق اور خدا نہیں۔ دونوں باتیں نہیں ہوسکتیں۔ چپڑی اور دو دو، ایسا ٹھیک نہیں۔ خدا کا بیٹا قرار دو تو ازلی نہ ہونے کی وجہ سے خدا مت سمجھو ازلی قرار دو تو بیٹے کا مفہوم بعدیت کو چاہتا ہے، بیٹا مت کہو۔ یہ کیا بات ہے کہ تم بیٹے کا وجود باپ سے 10-15 برس بھی موخر نہیں سمجھتے ہو اور پھر بیٹا کہتے ہو۔ ایسا بیٹا کہاں سے آ گیا''۔(14)

کتاب کے دوسرے حصے میں ثابت کیا گیا ہے کہ انجیل میں جہاں کہیں حضرت عیسیٰ کی الوہیت یا تثلیث کا ذکر ہے وہ جعلی اور الحاقی ہے۔ مزید یہ کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش محض اللہ تعالیٰ کے خصوصی حکم کے نتیجے میں عمل میں آئی ہے۔ مصنف نے اس حقیقت پر دلائل دیئے ہیں کہ اصل تورات اور انجیل سے خالص توحید کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے عیسائی علماء کے اقوال کو ہی سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''ایک نہایت مشہور انگریز، مسٹر جان ڈیپورٹ صاحب اپنی کتاب ''اپالوجی فارمحامٹ اینڈ قرآن'' میں لکھتے ہیں کہ نیٹن صاحب، افضل حکماء انگلستان اور گبن صاحب اور علماء و مورخین نصاریٰ نے بڑی کوشش سے ثابت کیا ہے کہ جن آیات انجیل سے مسئلہ توحید مستنبط کیا گیا ہے یعنی یوحنا کا پہلا خط 5 باب 7 وہ آیات اختراعی ہیں''۔(15)

چھوٹے چھوٹے جملوں پر مشتمل یہ بڑی سادہ کتاب ہے جس میں لفظی مناسبت کا بھی خوب خیال رکھا گیا ہے۔ ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

''پادری عمادالدین پانی پتی، جو اپنی پت پرانے پادریوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں''۔(16)

علمی اور فنی اعتبار سے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ مصنف نے عیسائیوں کے عقائد کے رد اور اسلامی عقائد کو برحق ثابت کرنے لے لیے قرآن مجید، تورات، انجیل، دیگر آسمانی کتب کی آیات اور مسیحی پادریوں کے اقوال کو بھی بطور دلیل درج کیا ہے۔ مثلاً پادری ڈبلیو ٹامس صاحب ایم۔ اے کی کتاب ''تشریح التثلیث'' کے صفحہ نمبر 30 پر خدا کی وحدانیت کے بارے میں پادری صاحب کا بیان ملاحظہ ہو:

''اس میں شک نہیں کہ اگر متعدد خدا ہوتے اور سب مرتبے میں برابر ہوتے تو کوئی بھی خدا نہ ہوتا جس کی ہم اطاعت کرتے۔ کیونکہ اگر سب برابر ہوتے تو ہم کس عقل سے اوروں کے سامنے ایک کو ترجیح دیتے؟

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور اس کی بندگی کرتے۔ اس سبب سے خدا فرماتا ہے کہ میرے حضور تیرے لیے کوئی دوسرا خدا نہ ہووے''۔(17)

پادری سی۔جی۔فانڈر کے بیان کو اس طرح واضح کیا گیا ہے:

"پادری فانڈر صاحب مفتاح الاسرار کے صفحہ 58 میں لکھتے ہیں کہ خدا میں وحدت حقیقی بھی ہے اور تثلیث حقیقی بھی۔اور ایسی تثلیث کسی مخلوق کی ذات میں نہیں ہے۔کیونکہ موجودات میں خدا کی ذات کی مثل و مانند نہیں ہے"۔(18)

آپ کے اسلوب بیان اور طرز استدلال میں سادگی،سلاست، دیانت، جامعیت اور اختصار کا پہلو نمایاں ہے۔بعض مقامات پر آپ نے اشعار کی مدد سے اپنے مؤقف کی وضاحت کی ہے۔ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

تین ہیں اور ایک بھی ہے خدا　　　ہے عقیدہ عجب نصارا کا
ہے مسیحا خدا بشر بھی ہے　　　باخبر بھی ہے بے خبر بھی ہے
باپ بیٹا ہیں ایک ساتھ ہوئے　　　یہ اچنبھے کی بات تو سن لے
باپ بیٹے سے ہو گیا۔پوتا۔　　　اور پوتے سے پھر ہوا بیٹا
واہ کیسی یہ بات بے سُر ہے؟　　　اور یہ کیا قابلِ تمسخُر ہے؟(19)

2- عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 1311ھ/1893ء میں مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 20x30/18 سائز کے 56 صفحات پر شائع ہوا جبکہ دوسرا ایڈیشن 1322ھ میں 23x36/12 سائز کے 34 صفحات پر مشتمل تھا۔ اس مختصر کتابچے میں بائبل کی تحریف کے ضمن میں عیسائی پادریوں کی چالاکیوں پر گرفت کی گئی ہے۔ساری تحریر کا مرکزی خیال یہ ہے کہ مروجہ انجیل محرف ہے جبکہ قرآن مجید آج تک اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔لہذا محرف انجیل سے عقائد اخذ نہیں کیے جاسکتے۔آپ لکھتے ہیں:

''میں چاہتا ہوں کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب کا مشتبہ اور محرف ہونا،بطور نمونہ اس رسالہ میں درج کروں تاکہ تمام دنیا پر آشکار ہو جائے کہ عیسائی صاحبان کی کتاب میں یہاں تک تبدیل وتحریف اور الحاق واختلاف کو دخل ہوا ہے اور ہو رہا ہے تو وہ کیسے قابل استثناء ہوسکتی ہے؟''۔(20)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آپ نے انجیل کے چھ مختلف ایڈیشنز کا موازنہ کر کے امثال و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ انجیل میں تحریف ہوئی ہے۔اس ضمن میں گاڈفری ہیگس ،مسٹر جان ڈینپورٹ ،مسٹر لارڈنر ،مسٹر ہارن ،پادری فانڈر، سرولیم میور ،مسٹر موسم ،مسٹر پلوس اور مسٹر فاسٹس ایسے عیسائی علماء کے اقوال کو بطور دلیل درج کیا گیا ہے۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات تورات و انجیل میں اس قدر ہیں کہ کسی نبی کی اتنی بشارات نہیں دی گئیں ۔ ہر پیغمبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوش خبری سنائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل آپ کا نام، مقام پیدائش ، جائے ہجرت اور حلیہ وغیرہ سب کچھ عیسائیوں کو معلوم تھا۔مگر اہل کتاب نے بددیانتی کا ارتکاب کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کو بدل دیا یا مکمل آیت کو ہی کتاب سے خارج کر دیا۔(21)اس مختصر کتاب کے اختصار و سلاست کا ایک نمونہ "دیباچہ" کی ابتدائی عبارت سے ملاحظہ ہو:

"یہ بات ظاہر ہے کہ دنیاوی معاملات میں اگر کسی دستاویز میں کوئی لفظ یا عبارت مشتبہ پائی جائے۔یا کسی لفظ یا عبارت کا گھٹانا ثابت ہو جائے تو وہ دستاویز ہرگز استناد و احتجاج کے قابل نہیں رہتی اب جب کہ دینی معاملہ جس کے اوپر انسان کی ہمیشہ کی زندگی (نجات ابدی) کا انحصار ہے ایک بہت بڑا اور اہم مقصود ہے اس میں جب کہ کوئی اس قسم کی کاروائی پائی جائیگی یا ثابت ہوگی ۔تو وہ بدرجہ اولےٰ ناقابل اعتبار اور غیر مستند قرار پائے جانے کے لائق ہے عیسائیوں کی کتاب مُقدس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اس قدر اختلاق والحاق تبدیل وتحریف کو دخل ہوا ہے کہ عیسائی علماء مجبوراً خود قائل ہو گئے ہیں کہ اس میں اس حد تک اختلاف عبارات یا اغلاط ہیں جسے وہ سہو کاتبان کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ ہر حال میں تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے ہیں کہ صحیح کون ہے؟"(22)

3- تقدیس الرسول عن طعن المجہول

یہ مختصر کتاب 20x30/18 سائز کے 40 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کا پہلا ایڈیشن مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1311ھ میں شائع ہوا۔اس میں عیسائیوں کے درج ذیل اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

۱۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کی لونڈی ماریہ قبطیہ سے مقاربت کی ،حضرت حفصہ نے شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ ایسا نہ کرنے کی یقین دہانی کے ساتھ معذرت کر لی۔

۲۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد نہ کھانے کی قسم کے توڑنے میں خدا کو بھی شریک کر لیا۔

۳۔امت کے لیے چار نکاح جائز رکھے گئے جبکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سے زائد نکاح کئے۔(23)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مصنف نے ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے اعتراضات والزامات کے نقلی و عقلی جوابات دیئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ پہلا اعتراض پادری فانڈر نے اہل تشیع کی کتاب ''حیات القلوب'' کی دوسری جلد باب 55 سے اخذ کیا ہے جو کہ اہل سنت کے نزدیک غیر معتبر ہے۔ مزید یہ کہ اس قصہ کی بنیاد ہی غلط ہے، اصل واقعہ کچھ اور ہے۔ تیسرے اعتراض کے جواب میں آپ نے درج ذیل چار دلائل دے کر ثابت کیا ہے کہ آپ کا چار سے زائد نکاح کرنا عین مصلحت پر مبنی تھا۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کے مسائل خواتین کے ذریعے خواتین تک پہنچانا چاہتے تھے۔

۲۔ آپ کی بیویاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے رول ماڈل اور عملی نمونہ بنیں۔

۳۔ کثرت عیال داری کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سے زائد نکاح کیے۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت میں کثرت ازواج کا رواج تھا۔ (24)

4- عصمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرک الجلی

کتاب کا سائز 20x30/18 اور صفحات کی تعداد 16 ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1311ھ/1893ء میں شائع ہوا۔ یہ مختصر کتاب عیسائیوں کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ ایک روز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ والنجم خانہ کعبہ میں بیٹھ کر مسلمانوں اور کافروں کو سنائی۔ آپ جب اس آیت پر پہنچے أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ o وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ یعنی کیا تم نے دیکھا لات اور عزی کو اور تیسرے منات کو۔ القائے شیطان ہوا: تلک الغرانیق العلیٰ و ان شفاعتھن للترجیٰ یعنی یہ تینوں بت بہت بڑے درجے کے ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ یہ بات سن کر تمام بت پرست خوش ہو گئے اور سورۃ کے آخر پر مسلمانوں کے ساتھ سب بت پرستوں نے بھی سجدہ کیا۔

مولانا نے دس دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب کر دیا۔ ایک دلیل ملاحظہ ہو:

''اگر اس مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہوتا، تو اور سچے مسلمان، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد تھے اور جنھوں نے بوجہ اعتقاد تو حید اپنے بھائی بند، رشتہ دار وغیرہ تک چھوڑ دیئے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سبب سخت مشکلات اور مصائب برداشت کرتے تھے، یہ کلمہ آپ کی زبان سے سن کر کبھی چپ نہ رہتے بلکہ متزلزل ہو کر فوراً اس نئے مذہب سے برگشتہ ہو جاتے۔'' (25)

5- دفع طعن نکاح زینبؓ

20x30/18 کے سائز میں 56 صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالہ کا اصل نام ''برآت الرسول صلی اللہ علیہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وسلم العرب عن طعن نکاح زینبؓ '' ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1311ھ میں شائع ہوا۔ کتاب کے آخر پر مصنف نے اپنے استاد جناب سید الفت حسین شکار پوری کا مضمون ''حضرت زیدؓ وزینبؓ کا معاملہ'' تبرک کے طور پر درج کیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے درج ذیل اعتراضات کا جواب ہے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارثہ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زیدؓ سے کہا کہ طلاق دے دو، پھر خود حضرت زینبؓ سے نکاح کر لیا۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ کے حسن و جمال کی وجہ سے ان پر عاشق تھے۔

مولانا نے قرآن، حدیث، تاریخ اسلام اور عقلی دلائل کی مدد سے ان اعتراضات کا رد کیا۔ ایک مقام پر آپ لکھتے ہیں:

''یہ سب بغض اور عناد کی باتیں ہیں۔ اصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زینبؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے کوئی بجز تلافی اور رحم کے محرک نہ تھا اور اس کا مفاد سوائے ایک پرانی لغو رسم کے توڑنے (جس میں منہ بولا بیٹا حقیقی وارث کی طرح سمجھا جاتا ہے) اور مطلقہ عورت سے نکاح کرنے کو برا نہ سمجھنے کا عملی نمونہ دکھانے کے اور کچھ نہ تھا۔''(26)

حضورؐ سے حضرت زینبؓ کے نکاح کے جواز میں جہاں مولانا ڈسکوی نے قرآن وحدیث سے استدلال کیا ہے وہاں سابقہ آسمانی کتب سے بھی استشہاد کیا ہے۔ تحریر کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

"رسول خداؐ کا یہ فعل سابقہ شرائع کے رو سے بھی ہرگز ناروا نہیں توریت کے اندر جہاں محرمات نکاح کا ذکر ہے متبنٰی کی جورو کی حرمت کا کہیں ذکر نہیں۔ ایسا ہی انجیل اور کسی شریعت کی کتاب میں نہیں ہے۔ اب صرف ایک بات ہے۔ جو نصارا کی طرف سے پیش ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ گو یہ نکاح شریعت کے رو سے ناروا نہیں۔ مگر دین داروں کے نزدیک تو ایک عیب کی بات ہے۔ افسوس نصارا کی دینداری اور اتباع شریعت پر۔ حضرات شریعت الٰہی کے آگے دنیا کی رسوم کا کیا اعتبار ہے۔ دنیا کی رسوم کیسی ہی عمدہ اور بھلی معلوم ہوں۔ جب شریعت میں ان کی کچھ اصل نہ ہو۔ تو وہ بدعات اور ضلالت سے کم نہیں، سنت انبیاء و مرسلین کو دنیادار لوگ لاکھ برا سمجھیں۔ اللہ کے نزدیک وہ مستحسن ہے، ایک وقت تھا جب بھائی بہن کا باہمی ازدواج جائز تھا۔ (دیکھو پیدائش 4 باب) حضرت ابراہیمؑ جن کی بزرگی اور تقدس تمام دنیا کے نزدیک مسلم ہے۔ اپنی علاتی بہن سے بیاہے گئے۔ (دیکھو پیدائش 20 باب 12) میں حضرت ابراہیمؑ کا قول۔ اور وہ تو سچ میری بہن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے، میرے باپ کی بیٹی ۔ پر میری ماں کی بیٹی نہیں سو میری جورو ہوئی انتہٰی"۔(27)

6- ایک سچے مسیحی کی مناجات

یہ کتاب 20x30/9 سائز کے 48 صفحات میں مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1900ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایک ہی قافیہ وردیف اور ایک ہی بحر میں منظوم تصنیف ہے۔ کتاب کا ابتدائی حصہ نثر میں ہے۔ اس حصہ میں اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر کے اسلام کو دین برحق ثابت کیا گیا ہے۔ اسی طرح دونوں مذاہب کے تصورات نجات پر بحث کی گئی ہے۔ بعد ازاں مختلف نظموں میں عیسائیوں کے عقائد کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ حکایت نادرہ کے ضمن میں جوانہوں نے ایک فرضی منظوم کہانی لکھی ہے وہ ان کی قادرالکلامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پہلا شعر ملاحظہ ہو:

''کہتے ہیں ایک شہر میں تھا کوئی پادری　　جز وعظ کے اور کام اسے کچھ بھی تھا نہیں'' (28)

آپ نے انجیل کے سولہ داخلی اختلافات کو باحوالہ درج کر کے لکھا ہے:

"یہ چند اختلاف بطور نمونہ بیان ہوئے ہیں۔ مفصل اختلافات بیان کئے جائیں۔ تو ایک مبسوط کتاب تیار ہوتی ہے۔ میں تمام دنیا کے عیسائیوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ ان اختلافات کے جواب باصواب (جو دل کو لگتے ہوئے ہوں) دیویں اور بذریعہ ایک چھٹی کے میری طرف بھیج دیویں۔ تا کہ میں ان جواب کو چھپوا دوں اور اگر جواب نہ دے سکیں اور یقین ہے کہ کبھی نہ دے سکیں گے تو خدا کے لئے اس انجیل کو ترک کریں۔ جس کا کچھ بھی اعتبار نہیں ہے۔ کہیں کچھ لکھا ہے ۔کہیں کچھ (اس انجیل سے توبہ کرو۔ اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ) ورنہ اس کتاب کے مطالعہ کرنے کے بعد قیامت کو آپ کوئی عذر نہیں کر سکتے۔ میں نے آپ کا سارا عذر توڑ دیا ہے۔ اسلام پر شک ہو۔ تو خط وکتابت سے تسلی کر لیں۔ میں نہایت نرمی اور ملائمیت سے آپ کو سمجھا دوں گا"۔(29)

اس تحریر سے مولانا کی وسعت مطالعہ، بے خوفی اور غیر مذاہب کے حاملین سے خیر خواہی کا جذبہ عیاں ہے۔

7- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حالات

23x36/16 سائز کے 324 صفحات پر مشتمل یہ کتاب پہلی مرتبہ مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1901ء میں شائع ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں اور آریاؤں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جواب یہ کتاب دیتی ہے۔صرف واقعات سیرت کے بیان پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ ہر واقعہ سے عیسائیوں اور آریاؤں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔اس ضمن میں تورات وانجیل کی 38 ایسی بشارات درج کی گئی ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات اور نشانات بیان ہوئے ہیں۔ بشارت فارقلیط کے بارے میں عیسائی کہتے ہیں کہ یہ بشارت روح القدس کے بارے میں ہے۔مولانا کا جواب ملاحظہ ہو:

''اگر اس سے روح القدس مراد ہوتے ،تو عیسائیوں میں کوئی شخص روح القدس کے نزول کے بعد فارقلیط ہونے کا دعویٰ نہ کرے، یہ عیسائی کسی اور فارقلیط کے منتظر رہے۔حالانکہ مونٹانس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فارقلیط قرار دیا۔جس کے ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لیے بہتیرے دیندار کرر ہے تھے۔اور ایسا ہی کئی اور شخصوں نے بھی فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا،مگر حقیقی فارقلیط یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی نے دعویٰ نہیں کیا۔''(30)

کتاب میں جابجا مسیحی پادریوں کے اقوال سے استشہاد کیا گیا ہے۔ گاڈفری ھیگنس ،سر ولیم میور، پادری جے نمری میچل ، پادری سیل اور مسٹر کارلل کی کتب سے حوالہ جات دے کر بات کی گئی ہے۔حضورؐ کی آمد سے متعلق سابقہ آسمانی کتب کی پیشین گوئیوں کے ضمن میں اس کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

"یہ پیشین گوئیاں ایسی زبردست ہیں کہ مخالفین تک کو انہوں نے تسلیم وتصدیق کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔چنانچہ انجیل یوحنا 14 باب 16 میں جو آنحضرتؐ کی بشارت ہے جس میں حضرت مسیحؑ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ تمہیں دوسرا فارقلیط عطا کرے گا۔اس پیشین گوئی کی نسبت تو خود عیسائی دنیا میں ہل جل پڑ رہی ہے کہ یہ ضرور کسی نبی کی پیشین گوئی ہے اور یہی وجہ ہے ۔کہ عیسائیوں میں سے کئی صاحبوں نے حضرت مسیحؑ کے بعد فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا۔اگر فارقلیط سے مراد روح القدس ہی ہوتی ۔اور یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہوتی تو کبھی کوئی مسیحی دیندار بھولے سے بھی اس پیشین گوئی کا مصداق اپنے تئیں نہ ٹھیراتا۔لیکن کئی اشخاص نے فارقلیط ہونے کا دعویٰ کیا۔اور ان کے دعوے کو بے شمار عیسائیوں نے تسلیم بھی کیا۔جس سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ ضرور کسی انسان اور نبی کی بشارت ہے نہ خدا کے تیسرے اقنوم روح القدس کی ۔اور اس کی بابت صرف مسلمان نہیں کہتے ۔ بلکہ گاڈفری ھیگنس صاحب اپنی کتاب کی دفعہ 187 میں اقرار کرتے ہیں ۔اور پادری کہرسٹ صاحب کا قول اپنی تائید میں لاتے ہیں ۔کہ اس سے مراد حضرت محمدؐ ہیں۔نہ عیسیٰ یا روح القدس ۔اور یہ مراد اس سبب سے ظاہر ہے کہ پیشین گوئی میں محمدؐ کا نام موجود ہے۔اس مقام پر یہ دعوے نہیں کر سکتے۔ کہ مسلمانوں نے تحریف کی ہوگی (دیکھو حمایت الاسلام ترجمہ اپالوجی مطبوعہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بریلی1873ء)"(31)

8- اسرارالتنزیل

23x36/9 سائز کے 38 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ انجمن حمایت اسلام، لاہور نے اسلامیہ پریس، لاہور سے 1896ء میں شائع کیا۔ یہ وہ مقالہ تھا جو آپ نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے گیارہویں سالانہ جلسے، منعقدہ 24 جنوری 1896ء کے لیے تین دن میں تیار کیا تھا۔ مگر وہ اچانک علیل ہو جانے کی وجہ سے جلسے میں نہ جا سکے۔ خلیفہ عبدالرحیم نے ان کی طرف سے یہ مقالہ پڑھا۔(32)

پادری راجرسن نے رسالہ ''تفتیش الاسلام'' میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اعتراض یہ کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مسئلہ درپیش آتا تو فوراً ایک عربی عبارت گھڑ لیتے اور کہتے کہ یہ خدا نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس مقالے میں اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ قرآن کے بتدریج نزول اور اس کی حکمتوں کے ضمن میں تیرہ دلائل دیئے گئے ہیں۔ پہلی دلیل کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

''سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی محض تھے، جیسا کہ خود قرآن شریف سے قطعی طور پر ثابت ہے، اس لئے اس نبی امی پر قرآن شریف کا بتدریج اترنا ہی مناسب تھا تا کہ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ بتدریج اترنے کے ساتھ ساتھ ضبط اور حفظ کرتے چلے جائیں۔ اور سہو اور غلطی کی گنجائش تک نہ رہے۔ اس کا فائدہ جوامت محمدیہ کو ہوا ہے محتاج بیان نہیں۔'' (33)

9- فضائل اسلام فی ذکر خیرالانام المعروف بہ سیرت النبی یا تاریخ نبوی

20x30/18 سائز کے 504 صفحات پر مشتمل اس تصنیف کا پہلا ایڈیشن مفید عام پریس، سیالکوٹ سے 1887ء میں شائع ہوا۔ یہ پادری عمادالدین کی کتاب ''تواریخ محمدی'' کا جواب ہے۔ ''تواریخ محمدی'' کے جواب میں اگرچہ الطاف حسین حالی نے ''تواریخ محمدی پر منصفانہ رائے'' اور مولوی چراغ علی نے ''تعلیقات'' تالیف کیں۔ لیکن مفصل جواب مولوی فیروزالدین ڈسکوی کے حصے میں تھا۔ آپ نے عیسائی علماء کے مضامین اور تصانیف، جو انہوں نے اسلام، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعریف و توصیف میں لکھی ہیں، سے اقتباسات انتخاب کر کے درج کیے ہیں اور پادری عمادالدین کے اعتراضات کا جواب، عیسائی پادریوں کی زبانی ہی دیا ہے۔ یہ تالیف صرف اقتباسات کا ہی مجموعہ نہیں بلکہ اکثر مقامات پر انہوں نے بطور حاشیہ یا ضمیمہ ان اقوال پر تبصرہ بھی کیا ہے۔ عیسائی پادریوں کے اقتباسات درج کرتے وقت انہوں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نے ماخذ کا حوالہ بھی دیا ہے۔اقتباسات میں انہوں نے خلاف اسلام باتیں بھی درج کی ہیں جن کا ذکر اسلام کی ہرزہ سرائی پر مبنی کتب میں کیا گیا ہے۔کیونکہ مولوی صاحب نے ساری عبارت سے ایک آدھا ایسا فقرہ نکال دینا مناسب نہیں سمجھا۔انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایسی باتوں کو مولف کا عندیہ اور مسلمہ امر نہ سمجھا جائے۔(34)

مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کے کئی طریقے ہیں۔لیکن مخالف کو اسی کے قول سے قائل و لاجواب کرنا مولوی صاحب موصوف کا امتیاز ہے۔''منشورِ محمدی'' کے ایڈیٹر، منشی نذیر احمد نے اس کتاب پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا:

''یقیناً اس کتاب کے دیکھنے سے تمام مخالفین کی آنکھیں کھل جائیں گی۔اور اپنی تمام کتابوں کو، جو تردید اسلام میں تیار کر چکے ہیں۔ پوچ و بے بنیاد و ناکارہ سمجھ کر کسی بہتے ہوئے اوتم دریا میں بہا دیں گے''۔(35)

مولوی فیروزالدین ڈسکوی کے مطالعہ مسیحیت کی خصوصیات

آپ کا عہد مذہبی اعتبار سے بڑا اشتعال انگیز تھا۔حکومتی سرپرستی نے آپ کے فکری مخالفین کو ہر مشکل اور پریشانی سے آزاد کر دیا تھا۔ یہ صورتحال مطالعہ مسیحیت سے دلچسپی رکھنے والے مسلم علماء سے احتیاط، وسعت مطالعہ، صلاحیت تجزیہ اور سخت محنت کا تقاضا کرتی تھی۔تقابلی مطالعات کی اہمیت اور حساسیّت کے پیش نظر آپ نے اس موضوع پر خوب محنت کی۔آپ کے مطالعہ مسیحیت کی چند نمایاں خصوصیات ملاحظہ ہوں:

1- مسیحیت سے متعلق آپ کی تصانیف سنجیدگی، شرافت اور علمیت کے اوصاف سے متصف ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اگر کسی مسیحی پادری نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان الفاظ نہ بھی استعمال کیے ہوتے تو جوابی کارروائی کے طور پر آپ مقدس مسیحی ہستیوں کی توہین نہ کرتے تھے۔

2- مسیحیت سے متعلق آپ کی تصانیف مسیحی پادریوں کی شرانگیز تصانیف کے ردعمل میں تحریر کی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ صرف ان موضوعات پر مشتمل ہیں جن کا ذکر مسیحی پادریوں نے کیا ہے۔ان میں مسیحیت اور اس کی تاریخ کے بہت سے گوشے زیرِ بحث نہیں لائے گئے۔کونسلوں کے ذریعے عقائد کی تشکیل، کلیسیائی اقتدار، پاپائیت کے ذریعے مالی وسیاسی استحصال اور کلیسیائی انتظامیہ کی اخلاقی حالت ایسے موضوعات ہیں جو مولانا ڈسکوی کی تحریروں میں شامل نہیں۔

3- تحریر وتصنیف کی خدمات آپ نے ذاتی اور نجی حیثیت سے انجام دیں۔اس ضمن میں کسی سرکاری یا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

غیر سرکاری ادارے نے آپ کی کوئی مالی مدد نہیں کی۔

4- پادری صاحبان کو اسلامی عقائد پر تنقید کا سلسلہ شروع کرتے وقت برصغیر کے مسلم علماء کی علمی حیثیت کا اندازہ نہیں تھا۔ مولوی فیروزالدین ڈسکوی ایسے علماء کی طرف سے غیر متوقع دلائل نے پادری صاحبان کو دفاعی پوزیشن میں لاکھڑا کیا جس سے ان کی اسلام پر اعتراضات کرنے کی رفتار سست ہوگئی۔

5- آپ کی تصانیف نے برصغیر کے مسلمانوں میں ''مذاہب کے تقابلی مطالعہ'' کا شعور بیدار کیا۔

6- مسیحیوں کی خلاف اسلام کتب کے برصغیر کے مسلم علماء پر دو طرح کے اثرات مرتب ہوئے۔ ایک طرف متجددین کا گروہ وجود میں آ گیا جنہوں نے مسیحیت کے ایجابی اثرات کو قبول کیا۔ دوسری طرف راسخ العقیدہ علماء متحرک ہوگئے، جنہوں نے مسیحیت کی تردید میں خدمات انجام دیں۔ سرسید احمد خان، غلام احمد پرویز، مولوی چراغ علی، سید امیر علی، علامہ رحمت اللہ طارق اور احمد الدین امرتسری کا تعلق پہلے گروہ سے ہے جبکہ مولانا رحمت اللہ کیرانوی، سید ابوالمنصور دہلوی، مولانا عبدالحق حقانی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالماجد دریابادی اور مولوی فیروزالدین ڈسکوی کا تعلق دوسرے گروہ سے ہے۔

7- برصغیر کے مسلم علماء کے مسیحیوں کے خلاف تخلیق کردہ مناظرانہ ادب نے علم و فکر کے بہت سے پہلوؤں پر اثرات مرتب کیے۔ نثر کے میدان میں تو بہت سے علماء نے طبع آزمائی کی۔ البتہ شاعری کے میدان میں بھی بعض شخصیات نے بڑی خوبصورتی سے مناظرانہ ادب تشکیل دیا۔ اس ضمن میں مولوی فیروزالدین ڈسکوی کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ اردو، فارسی، پنجابی اور عربی کے قادرالکلام شاعر تھے۔ فیروز تخلص کرتے تھے۔ آپ کے شعری سرمایے میں ''مناجات فیروزی''، ''نعت فیروزی''، ''ایک سچے آریہ کی مناجات''، ایک سچے مسیحی کی مناجات''، ''نماز مترجم''، ''پنج گنج الٰہی'' (سورۃ فاتحہ اور چہار قل کا منظور ترجمہ و تفسیر) وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حالات''، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم''، 'سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' اور متفرق رسائل میں بھی ان کے اردو، پنجابی، فارسی اور عربی اشعار کے آثار موجود ہیں۔ آپ نے مسیحی اعتراضات کا جواب شعری شکل میں دیا۔ آپ مسیحیوں کے عقیدۂ تثلیث کا رد اس طرح کرتے ہیں:

بیٹا خدا کا کہتے ہو جب تم مسیح کو
مریم کو کیا کہو گے؟ تمہیں کچھ حیا نہیں
پیدا ہوا تھا باپ سے بیٹا، عجب ہے یہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پوتے سے پھر ہو بیٹا، کبھی یہ ہوا نہیں
حضرت مسیح عجز سے تھے مانگتے دعا
جو خود خدا ہو وہ تو دعا مانگتا نہیں
کہتے ہو اس مسیح کو ابن خدا ہے وہ
جو موت کے بھی ہاتھ سے آخر بچا نہیں
عیسائیو! تمھارے عقیدے ہیں ایسے کیوں؟
پردہ اگر تمھاری خرد پر پڑا نہیں؟(36)

آپ غزل اور نظم کے روایتی شاعر نہیں تھے۔آپ نے شاعری کو بھی تبلیغی وسیلے کے طور پر اختیار کیا، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند میں درج ایک بیان ملاحظہ ہو:

"ان کے تبلیغی جذبے نے ان کو شعر گوئی کی طرف ہی مائل رکھا۔اس طرح زیادہ سے زیادہ لوگ ان کی باتوں کو سمجھ کر راہ دین روشن کر سکتے تھے"۔(37)

آپ نے شمع وشب، گل وبلبل اور شراب وشباب کو موضوع سخن نہیں بنایا بلکہ حمد ونعت اور قرآن واسلام کی عظمت بیان کر کے اپنے مذہبی مشن کو مکمل کرنے کی کوشش کی۔

8- آپ فارسی، اردو اور ریاضی کے مدرس تھے۔مسیحیت کا گہرا مطالعہ رکھنے اور مسیحی افکار ونظریات پر نقد وتبصرہ کی حامل بہترین کتب تحریر کرنے کے باوجود طلبہ کے سامنے بطور مدرس مذہبی اعتبار سے معتدل وغیر جانبدار شخص کے طور پر رہے۔''ضمیمہ آریہ مت کی عکسی تصویر'' کی مندرجہ ذیل عبارت اس کی تصدیق کرتی ہے:

''میں اور میرے خیالات اب بھی وہی ہیں جو دس برس پیشتر تھے۔دس برس تک میں نے کبھی کسی لڑکے سے ظاہراً یا ضمناً مذہبی گفتگو نہ کی۔''(38)

آپ مسلمان، سکھ، ہندو اور عیسائی طلبہ میں فرق روا نہ رکھتے۔مذہب کی بنا پر آپ کا طلبہ سے امتیازی سلوک نہ ہوتا۔لکھتے ہیں:

''مدرسہ میں، میں نے کبھی اشارۃً یا کنایۃً کسی پیرائے میں مذہبی گفتگو نہ کی اور میں سرکاری وقت میں مذہبی گفتگو کرنا اور ضوابط سرکاری کے خلاف کرنا حرام اور خدا کا چور ہونا سمجھتا ہوں۔مدرسہ میں میری زندگی گھر سے بالکل الگ ہوتی ہے کہ گویا مذہب سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ہندو مسلمان دونوں سے میرا یکساں سلوک

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہے۔"(39)

9- مسیحیت اور مسیحیوں کے حالات و واقعات سے آگاہ رہنے کے لیے آپ برصغیر کے مختلف علماء و مناظرین سے رابطہ میں رہتے تھے۔اس طرح اخذ واستفادہ اور مشاورت و رہنمائی کا سلسلہ قائم رہتا تھا۔ اس ضمن میں بہترین مثال معروف مسلم مناظر مولانا ابوالمنصور ناصر الدین دہلوی سے آپ کے خصوصی تعلقات اور باہمی روابط ہیں۔مولانا دہلوی اپنی تصانیف مولانا ڈسکوی کو تحفۃً ارسال کیا کرتے تھے۔دونوں میں خط و کتابت بھی رہتی تھی۔مولوی فیروز الدین نے مولانا دہلوی کی وفات پر 32 اشعار پر مشتمل قطعہ وفات کہا۔نمونہ ملاحظہ ہو:

دم سے اس کے دم میں ہوتا بند دم کفار کا
کردیا اعدائے دیں کا بند اس نے ناطقہ
اس کی رحلت سے جہاں میں اک قیامت آ گئی
اور زمین وآسماں میں پڑ گیا اک زلزلہ
رات دن فیروز کرتا ہے دعائے مغفرت
ظل رحمت میں جگہ دے یارب اس کو دائما (40)

10- آپ نے نثر و شعر میں اپنے قاری کی ذہنی استعداد کے مطابق بات کی ہے۔آپ کے مخاطب اور قاری کم پڑھے لکھے عوام تھے۔اس لیے آپ نے آسان الفاظ کا استعمال کیا۔اندازِ بیان ایسا ہے کہ قارئین کو ان کی باتیں سمجھنے کے لیے ذہنی قلابازیاں نہیں لگانا پڑتیں۔وہ فلسفیانہ مسائل کو بھی نہایت آسان الفاظ میں بیان کرنے کا گُر جانتے تھے۔عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کا رد ملاحظہ ہو:

پیدا ہوا تھا باپ سے بیٹا، عجب ہے یہ
پوتے سے پھر ہو بیٹا، کبھی یہ ہوا نہیں
حضرت مسیح عجز سے تھے مانگتے دعا
جو خود خدا ہو وہ تو دعا مانگتا نہیں (41)

11- آپ نے اپنے دعووں کی تائید میں قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر آسمانی کتب اور صحائف کی آیات کو بھی درج کیا ہے۔انبیاء کی بشارات بھی درج کی ہیں۔ان اعتراضات کی تردید اور جواب دہی کی ہے جو مخالفین اسلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور شعائرِ اسلام پر کرتے تھے۔

12- آپ نے مناظرانہ کتب کو بھی متعصّبانہ اور معاندانہ لب ولہجہ سے پاک رکھا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

13- آپ کا اسلوب تحریر سادہ، واضح اور منطقی ہے۔ جملے چھوٹے چھوٹے اور خط مستقیم میں آگے بڑھتے ہیں اور مطلب ادا کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا احساس نہیں دلاتے۔

14- مسیحیت سے متعلق مطالعات میں آپ پر عشق رسول کا غلبہ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ شعائر اسلام کی صداقت پر قلم اٹھاتے ہوئے آپ جذباتی ہوجاتے تھے۔ اس ضمن میں ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

''عیسائیو! چھوڑ و اس ناقص دین کو، جس میں کاملیت کا نام نہیں رہا۔ ترک کرو اس جعلی آئین کو جو اصلی نہیں رہا۔ آؤ اس دین اسلام کی طرف، جو اکمل دین ہے۔ آؤ ملت حنیف کی طرف، جو سب سے بالا تر اور افضل آئین ہے۔ چھوڑ و اس انجیل کو جو مجاہیل کی تصنیف ہے۔ آؤ قرآن کی طرف جو خدائے پاک کی تنزیل ہے۔''(42)

15- آپ کی کتب میں مسیحی پادریوں کے اقوال بھی بکثرت ملتے ہیں۔ مثلاً فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام، جو پادری عمادالدین پانی پتی کی کتاب ''تواریخ محمدی'' کا جواب ہے۔ ساری کتاب پادریوں ہی کی کتب سے اقتباسات انتخاب کر کے مرتب کی گئی ہے۔

16- آپ ایک وسیع المطالعہ اور وسیع المشرب شخص تھے، فرقہ واریت کو پسند نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریروں میں مسلمانوں کی روایتی داخلی فتویٰ بازی مفقود ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1- ایس۔ کے۔ داس، تاریخ کلیسیائے پاکستان، ص:166، جے۔ ایس پرنٹرز، لاہور، 1995ء

2- رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور، جنوری، 1886ء، ص:2

3- تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، جلد:4، ص:339، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1992ء

4- مولانا امداد صابری، فرنگیوں کا جال، ص 591، فرید بک ڈپو، نیو دہلی، 2008ء

5- فیروزالدین ڈسکوی، ضمیمہ آریہ مت کی عکسی تصویر، ص 27-26، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1898ء

6- رسالہ انجمن حمایت اسلام (ماہنامہ)، لاہور، جنوری 1890ء ص5

7- رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور، فروری، مارچ، اپریل 1896ء، ص:3

8- رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور، جون 1894ء، ص10

9- رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور، اپریل 1888ء، ص70　　　10- م۔ن

11- سلطان محمود حسین، ڈاکٹر، علامہ سید میر حسن، ص:187، اقبال اکادمی، لاہور، 1981ء

12- فیروزالدین ڈسکوی، عربی لغات فیروزی، ج:1، ص:10، میسرز لالہ عطر چند کپور اینڈ سنز، لاہور، 1906ء

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

13-انواراالاسلام (پندرہ روزہ)، سیالکوٹ، یکم مارچ 1903ء، ج:4، شمارہ:21، ص:35,36
14-فیروزالدین ڈسکوی، الوہیت مسیح اور تثلیث کارد، ص 11، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1893ء
15-م۔ن، ص 151　　16-م۔ن، ص 116
17-م۔ن، ص 35　　18-م۔ن، ص:6　　19-م۔ن، ص:12
20-فیروز الدین ڈسکوی، عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ ، ص 2، مفید عام پریس، سیالکوٹ، بار اول، 1311ھ
21-م۔ن ، ص 17　　22-م۔ن، ص:1
23-فیروزالدین ڈسکوی، تقدیس الرسول عن طعن المجہول ، ص 1-4، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1311ھ
24-م۔ن، ص:37-40
25-فیروز الدین ڈسکوی، عصمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرک الجلی ، ص 7، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1311ھ
26-فیروزالدین ڈسکوی، دفع طعن نکاح زینبؓ، ص 31، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1311ھ
27-م۔ن، ص:20-21
28-فیروزالدین ڈسکوی، ایک سچے مسیحی کی مناجات ، ص 23، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1900ء
29-م۔ن، ص:7
30-فیروزالدین ڈسکوی، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حالات ، ج 2، ص 123-124، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1901ء
31-م۔ن، ص 94-95
32-رسالہ انجمن حمایت اسلام، لاہور مارچ۔اپریل 1896ء، ص:3
33-فیروزالدین ڈسکوی، اسرارالتنزیل ، ص:3، اسلامیہ پریس، لاہور، 1896ء
34-فیروزالدین ڈسکوی، فضائل اسلام فی ذکر خیرالانام ، ص 29، مفید عام پریس، سیالکوٹ، 1891ء
35-منشور محمدی، ایڈیٹر منشی نذیر احمد، ص 8، 5 رمضان المبارک، 1305ھ
36-فیروزالدین ڈسکوی، ''ایک سچے مسیحی کی مناجات''، ص: 11
37-تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند، ج:13 (علاقائی ادب مغربی پاکستان اول)، ص:407
38-م۔ن　　39-م۔ن
40-انواراالاسلام (پندرہ روزہ)، یکم مارچ 1903ء، ج: 4، ش:21، ص:35-36
41-فیروزالدین ڈسکوی، ''ایک سچے مسیحی کی مناجات''، ص: 11-12
42-فیروزالدین ڈسکوی، ''الوہیت مسیح اور تثلیث کارد''، ص: 25

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.